پنجاب زرعی انکم ٹیکس ایکٹ، 1997

(I بابت 1997)

مندرجات

1۔ مختصر عنوان، دائرۂ کار اور آغازِ نفاذ

2۔ تعریفات

3۔ زرعی انکم۔ٹیکس عائد کرنا

3-اے۔ یکم جولائی 2003 کو یا اس کے بعد کی گئی منتقلیوں کا اثر

3بی۔ انکم ٹیکس گوشوارے کی بنیاد پر ٹیکس

4۔ ٹیکس کی تشخیص اور وصولی

4-اے زرعی آمدن کا شمار

4-بی الاؤنسز کا آمدن میں سے کٹوتی تصور ہونا

4-سی متوفی شخص کی صورت میں واجبات

4-ڈی مشخص الیہ کی نمائندگی کرنے والے ایجنٹوں کے واجبات

5۔ رقم کی واپسی

6۔ اکاؤنٹس کو باقاعدہ رکھنا

7۔ ایکٹ XVII بابت 1967 کا اِطلاق

8۔ گوشوارہ وغیرہ جمع کروانے میں ناکامی پر جُرمانہ

9۔ کاشتہ اراضی وغیرہ کے اخفا پر جُرمانہ

10۔ ٹیکس کی عدم ادائیگی پر جُرمانہ

10-اے دائرہ اختیارِ سماعت کا امتناع

11۔ قواعد

12۔ تنسیخ

شیڈول

1۔ پہلا شیڈول

2۔ دوسرا شیڈول

متن

[1]پنجاب زرعی انکم ٹیکس ایکٹ، 1997

(I بابت 1997)

[16 جون، 1997]

پنجاب میں زرعی آمدنی پر ٹیکس عائد کرنے کے لیے ایکٹ۔

تمہید - جب کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین اسلام کے سماجی انصاف کے اسلامی اصولوں پر مبنی مساواتی معاشرے کی تخلیق کا تصور پیش کرتا ہے؛

اور جب کہ پنجاب میں زرعی آمدنی پر ٹیکس عائد کرنے کے مقصد کے حصول کے لیے یہ مناسب ہے؛

اس {ایکٹ} کے ذریعے اسے یوں وضع کیا جاتا ہے:-

1۔ **مختصر عنوان، دائرۂ کار اور آغازِ نفاذ** - (1) یہ ایکٹ پنجاب زرعی آمدنی کا ایکٹ، 1997 کہلائے گا۔

[2][(2) اس کا نفاذ یکم جولائی 1997 سے ہو گا۔]

2۔ **تعریفات** - (1) جب تک کہ موضوع یا سیاق وسباق میں اس کے منافی کچھ درج نہ ہو، اس ایکٹ میں-

[3][(اے) "زرعی آمدنی" سے مراد ہے-

(اے) پنجاب میں واقع اور زرعی مقاصد کے لیے استعمال ہونے والی زمین سے حاصل شدہ آمدنی یا لگان ؛

---

[1] یہ ایکٹ 13 جون، 1997 کو پنجاب اسمبلی سے پاس ہوا؛ 14 جون، 1997 کو گورنر پنجاب نے اسے منظور کیا؛ اور مؤرخہ 16 جون، 1997 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں، صفحات 841 تا 844 پر شائع ہوا۔

[2] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (ترمیم) ایکٹ، 1998 (V بابت 1998) بدل دیا گیا، 8 مئی، 1998، ایس۔2 سے مؤثر ہوا؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 777 تا 778 پر شائع ہوا۔

[3] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (ترمیم) آرڈیننس 2000، (I بابت 2000)، اضافہ کیا گیا، یکم جولائی، 2000 سے مؤثر ہوا، ایس۔2؛ اور مؤرخہ 30 جون، 2000 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 577 تا 581 پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (بحکم چیف ایگزیکٹو نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذ العمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

(بی) ایسی زمین سے {درج ذیل ذرائع } سے حاصل ہونے والی آمدنی۔

(i) زراعت؛یا

(ii) کاشتکار یا جنس میں لگان وصول کرنے والے کسی شخص کی جانب سے[4] اگائی گئی یا اس کی جانب سے وصول کی گئی پیداوار مناسب انداز میں منڈی تک لے جانے کے لیے کاشتکار یا جنس میں لگان وصول کرنے والے کسی شخص کی جانب سے استعمال کیے گئے کسی بھی طریقے کی انجام دہی؛یا

(iii) کاشتکار یا جنس میں کرایہ وصول کرنے والے شخص کی جانب سے اس کی اگائی یا وصول کی گئی پیداوار کی فروخت جس کے حوالے سے پیرا گراف (ii) میں[5] [درج] قدرتی طریقے کے علاوہ کوئی طریقِ کار نہیں اپنایا گیا؛

(سی) ایسی کسی اراضی کے لگان یا لگان کے وصول کنندہ کے زیرِ ملکیت یا زیرِ قبضہ کسی عمارت، یا کاشتکار یا جنس میں کرایہ وصول کرنے والے کسی شخص کے زیرِ قبضہ ایسی زمین جس کے حوالے سے ذیلی شق (بی) کے پیرا گراف (ii) اور (iii) میں مذکور کوئی عمل کیا گیا ہو یا اس کی پیداوار سے حاصل ہونے والی کوئی آمدنی:

بشر طیکہ عمارت، اُس زمین کے قُرب و جوار میں ہے، اور ایسی عمارت ہے جو لگان یا مالیہ کے وصول کنندہ یا کاشتکار، یا جنس میں لگان وصول کرنے والے شخص کو، زمین سے جُڑے ہونے کی وجہ سے، رہائش، ذخیرہ خانے، یا دیگر ذیلی عمارت کے طور پر درکار ہو؛]

[6] [(اے اے) "مشخص الیہ" سے مراد ایسا شخص ہے جس سے اس ایکٹ کے تحت کوئی ٹیکس یا کوئی دیگر رقم قابل ادا ہو اور اس میں درج ذیل شامل ہیں۔

---

[4] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (دوسری ترمیم) آرڈیننس، 2001 (VIII بابت 2001) لفظ "یا" کو بدل دیا گیا، یکم جولائی، 2000 سے مؤثر ہوا، ایس 2؛ اور مؤرخہ 4 جولائی، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1161 تا 1168 پر شائع ہوا، جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور اس کا نفاذ برقرار رکھا گیا، عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے اس میں ترمیم کی گئی اور اسے آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا۔

[5] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (دوسری ترمیم) آرڈیننس، 2001(VIII بابت 2001) لفظ "مخصوص کردہ" کو بدل دیا گیا، یکم جولائی، 2000 سے مؤثر ہوا، ایس 2؛ اور مؤرخہ 4 جولائی، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1161 تا 1168 پر شائع ہوا، جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور اس کا نفاذ برقرار رکھا گیا، عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے اس میں ترمیم کی گئی اور اسے آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا۔

[6] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (دوسری ترمیم) آرڈیننس، 2001(VIII بابت 2001) شامل کیا گیا، مؤرخہ یکم جولائی، 2000 سے مؤثر ہوا، ایس۔2؛ اور مؤرخہ 4 جولائی، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1161 تا 1168 پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذالعمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

(i) ہر شخص جس کے حوالے سے ایکٹ کے تحت اس کی مجموعی زیرِ کاشت زمین کی تشخیص کے لیے یا اس کی زرعی آمدنی کی تشخیص کے لیے کوئی کارروائی کی گئی ہو یا کسی دیگر شخص کے حوالے سے زرعی آمدنی جس کے لیے وہ قابلِ تشخیص ہے یا اس سے یا کسی دیگر شخص کو واجب الادا قابلِ واپسی رقم؛

(ii) ہر شخص جس سے اس ایکٹ کے سیکشن 3 کے ساتھ پڑھے جانے والے سیکشن 4 کے تحت اس کی مجموعی زیرِ کاشت زمین کی تفصیل یا مجموعی زرعی آمدنی کا گوشوارہ جمع کروانا لازم ہو؛ اور

(iii) ہر شخص جو اس ایکٹ کے تحت مشخص الیہ یا نادہندہ مشخص الیہ متصور ہو؛

(اے بی) "تشخیص" میں تشخیصِ نو اور اضافی تشخیص شامل ہے اور متعلقہ اصطلاحات ایسے ہی متصور ہوں گی؛

(اے سی) "تشخیصی سال" سے مراد آمدن کے سال کے بعد اگلی یکم جولائی سے لے کر بارہ ماہ کا عرصہ ہے؛]

[7][(اے ڈی) "کلکٹر" سے مراد پنجاب مالیہ اراضی ایکٹ 1967 (XVII بابت 1967) کے تحت مقرر کیا جانے والا کسی ضلع کا کلکٹر ہے اور اس میں [8] [* * *] [9] [[10] [* * *] حکومت کی جانب سے اس ایکٹ کے تحت کلکٹر کے افعال سرانجام دینے کے لیے خصوصی طور پر مقرر کیا جانے والا افسر بھی شامل ہے]؛

(بی) " کاشتہ اراضی" سے مراد کسی اراضی کا رقبہ ہے جسے محصولاتی سال کے دوران کم از کم ایک بار بویا گیا ہو، شامل ہے، اس میں تیار باغ جس سے محصولاتی سال کے دوران پھل حاصل کیا گیا ہو، مگر اس میں لگائے گئے جنگلات یا جنگلاتی نرسری شامل نہیں ہے؛

(سی) "[11][تیار] باغ" سے مراد آموں کے باغ کی صورت میں سات سال یا اس سے زیادہ کی مدت والا اور دیگر باغات کی صورت میں پانچ سال یا اس سے زیادہ کی مدت والا باغ ہے؛

---

[7] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (دوسری ترمیم) آرڈیننس، 2001 (VIII بابت 2001) نیا حرفِ شمار دیا گیا، مؤرخہ یکم جولائی، 2001 سے مؤثر ہوا، ایس۔2؛ اور مؤرخہ 4 جولائی، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1161 تا 1168 پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذ العمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

[8] بذریعہ پنجاب قوانین (ترمیم) ایکٹ، 2011 (VI بابت 2011) الفاظ اور بریکٹوں "کسی ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو)" کو حذف کیا گیا، 20 اپریل، 2011 سے مؤثر ہوا (نوٹیفکیشن مؤرخہ 16 اپریل، 2011 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحہ 4081 پر شائع ہوا)، ایس۔16؛ اور مؤرخہ 14 اپریل، 2011 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 4043 تا 4047 پر شائع ہوا، جسے اس سے قبل بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (ترمیم) آرڈیننس، 2001 (XLIX بابت 2001) الفاظ "سب ڈویژن کا کوئی اسسٹنٹ کمشنر" کی جگہ بدل دیا گیا تھا، 14 اگست، 2001 سے مؤثر ہوا تھا، ایس۔2؛ اور مؤرخہ 29 نومبر، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1861 تا 1862 پر شائع ہوا تھا۔

[9] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (ترمیم) آرڈیننس 2001 (بابت 2001) اضافہ کیا گیا؛ اور مؤرخہ 14 اگست، 2001 سے مؤثر ہوا، ایس۔2؛ 29 نومبر، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1861 تا 1862 پر شائع ہوا۔

[10] بذریعہ پنجاب قوانین (ترمیم) ایکٹ، 2001 (VI بابت 2001) الفاظ اور بریکٹوں "کسی ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) اور" کو حذف کر دیا گیا، 20 اپریل، 2011 سے مؤثر ہوا (نوٹیفکیشن مؤرخہ 16 اپریل، 2011 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحہ 4081 پر شائع ہوا)، ایس۔16؛ اور مؤرخہ 14 اپریل، 2011 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 4043 تا 4047 پر شائع ہوا۔

(ڈی) "حکومت" سے مراد حکومتِ پنجاب ہے؛

[12] [(ڈی اے) کسی تشخیصی سال کے حوالے سے "آمدن کا سال" (جس کا حوالہ اس شق میں بعدازاں بطور 'مذکورہ تشخیصی سال' دیا گیا ہے) سے مراد مذکورہ تشخیصی سال سے فوری پہلے والا مالی سال ہے؛]

[13] [(ای) * * * * * * * * * *]

(ایف) "مالک" میں مشترکہ ہندو خاندان کا رُکن شامل ہے خواہ اراضی کا انفرادی یا کسی دیگر شخص کے ساتھ مشترکہ طور پر مالک ہو اور اس میں قابض مرتہن یا حکومتی اراضی کا مزارع شامل ہیں؛

وضاحت I - جہاں کوئی اراضی ایک سے زیادہ اشخاص کے زیرِ ملکیت ہو خواہ کسی فرم، ادارے کے رُکن کے طور پر یا بصورتِ دیگر تو اُن اشخاص میں سے ہر فرد مذکورہ اراضی میں اپنے حصے کی حد تک انفرادی طور پر مالک متصور ہوگا۔

وضاحت II - ہر 'زیرِولایت' جس کی جائیداد عدالتِ نابالغاں کے زیرِ انتظام ہے ایسی جائیداد کا مالک متصور ہوگا۔

[14] [**وضاحت III** - کوآپریٹو فارمنگ سوسائٹی کا رُکن، سوسائٹی کے زیرِقبضہ اراضی کے ایسے حصے کا مالک متصور ہوگا جو کہ بطور رُکن اس کے حصے یا مفاد کے تناسب سے ہے؛]

(جی) "مجوّزہ" سے مراد قواعد کے ذریعے تجویز کردہ ہے؛

[15] [(جی اے) "گوشوارہ" سے مراد ایسی مجوّزہ ہیئت میں کل زرعی آمدن کا گوشوارہ ہے جس میں ایسی تفصیلات بیان کی جائیں اور گوشواروں، سرٹیفکیٹوں اور دیگر دستاویزات کے ہمراہ ہوں اور مجوّزہ طریقِ کار کے مطابق مصدقہ ہوں؛]

---

[11] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (ترمیم) آرڈیننس، 2002(XXXVIII بابت 2002) لفظ "تیار" کو بدل دیا گیا، یکم جولائی، 2002 سے مؤثر ہوا، ایس۔2؛ اور مؤرخہ 8 جولائی، 2002 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذالعمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

[12] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (دوسری ترمیم) آرڈیننس، 2001(VIII بابت 2001) شامل کیا گیا، یکم جولائی، 2000 سے مؤثر ہوا، ایس۔2؛ اور مؤرخہ 4 جولائی، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1161تا1168 پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذالعمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

[13] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (ترمیم) آرڈیننس، 2000(I بابت 2000) حذف کیا گیا، یکم جولائی، 2000 سے مؤثر ہوا، ایس۔2؛ اور مؤرخہ 30 جون، 2000 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 577 تا 581 پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 9 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذالعمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

[14] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (دوسری ترمیم) آرڈیننس، 2001(VIII بابت 2001) بدل دیا گیا، یکم جولائی، 2000 سے مؤثر ہوا، ایس۔2؛ اور مؤرخہ 4 جولائی، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1161تا1168 پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذالعمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

(ایچ) "قواعد" سے مراد اس ایکٹ کے تحت وضع کردہ قواعد ہیں؛

(آئی) "ٹیکس" سے مراد اس ایکٹ کی دفعات کے تحت واجب الوصول ٹیکس ہے اور اس میں ایکٹ کے تحت قابلِ محصول کوئی جرمانہ شامل ہے؛[16] [* * *]

(جے) "ٹیکس سال" سے مراد پنجاب مالیہ اراضی ایکٹ 1967 (XVII بابت 1967) میں بیان کردہ سال ہے [17] [؛اور]

[18] [(کے) "کل زرعی آمدن" سے مراد اس ایکٹ میں بیان کردہ طریقِ کار کے مطابق شمار کردہ کل زرعی آمدن کی رقم ہے۔]

(2) اس ایکٹ میں استعمال کردہ اور پنجاب مالیہ اراضی ایکٹ، 1967 (XVII بابت 1967) میں بیان کردہ اصطلاحات اور جن کی وضاحت قبل ازیں اس متن میں نہیں کی گئی، ان کے بالترتیب وہی معانی ہوں گے جو انھیں اُس ایکٹ میں دیے گئے ہیں۔

[19] [3۔ **زرعی انکم ٹیکس عائد کرنا:** - (1) اس ایکٹ کی دیگر دفعات کے مطابق، اس ایکٹ کے پہلے شیڈول میں مخصوص کردہ شرح کے مطابق کسی مالک کے محصولاتی سال کی زرعی آمدن کے حوالے سے ہر سال ٹیکس عائد، تشخیص اور وصول کیا جائے گا۔

---

[15] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (دوسری ترمیم) آرڈیننس، 2001(VIII بابت 2001) شامل کیا گیا، یکم جولائی، 2000 سے مؤثر ہوا، ایس۔2؛ اور مؤرخہ 4 جولائی، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1161 تا 1168 پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذ العمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

[16] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (دوسری ترمیم) آرڈیننس، 2001(VIII بابت 2001) لفظ "اور" حذف کیا گیا، یکم جولائی، 2000 سے مؤثر ہوا، ایس۔2؛ اور مؤرخہ 4 جولائی، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1161 تا 1168 پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذ العمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

[17] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (دوسری ترمیم) آرڈیننس، 2001(VIII بابت 2001) "فل سٹاپ" کو بدل دیا گیا، یکم جولائی، 2000 سے مؤثر ہوا، ایس۔2؛ اور مؤرخہ 4 جولائی، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1161 تا 1168 پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذ العمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

[18] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (دوسری ترمیم) آرڈیننس، 2001(VIII بابت 2001) اضافہ کیا گیا، یکم جولائی، 2000 سے مؤثر ہوا، ایس۔2؛ اور مؤرخہ 4 جولائی، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1161 تا 1168 پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذ العمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

[19] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (ترمیم) آرڈیننس، 2000(I بابت 2000) بدل دیا گیا، یکم جولائی، 2000 سے مؤثر ہوا، ایس۔3؛ اور مؤرخہ 30 جون، 2000 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 577 تا 581 پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذ العمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا جسے قبل ازیں بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (ترمیم) ایکٹ، 1998 (V بابت 1998) بدل دیا گیا، 8 مئی، 1998 سے مؤثر ہوا، ایس-2؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 777 تا 778 پر شائع ہوا۔

وضاحت: - اس ذیلی سیکشن کے مقاصد کے لیے، محصولاتی سال کے دوران کاشتہ اراضی زرعی آمدن متصور ہو گی۔

[20](2) * * * * * * * * * * * *]

[21] [(3) اس ایکٹ کی دفعات کے مطابق، دوسرے شیڈول میں مخصوص کردہ شرح کے مطابق [22][***] ہر شخص کی، آمدن کے سال میں، کل زرعی آمدن کے حوالے سے زرعی انکم ٹیکس یکم جولائی 2001 یا اس کے بعد سے شروع ہو کر ہر تشخیصی سال کے لیے عائد، تشخیص اور جمع کیا جائے گا:

تاہم جہاں، دوسرے شیڈول میں ترمیم کے ذریعے، انکم ٹیکس کی شرح کسی تشخیصی سال کے سلسلے میں تشخیصی مقاصد کے لیے تبدیل کر دی جائے تو مذکورہ تبدیلی سے قبل انکم ٹیکس کی شرح کسی تشخیصی سال کے حوالے سے لاگو رہے گی جس پر مذکورہ موجودہ شرح قابل اطلاق ہے۔

[23] [(4) ذیلی سیکشن (1) اور (3) کے تحت مشخصہ دو ٹیکسوں میں سے، مشخص الیہ ایک ٹیکس ادا کرنے کا مستوجب ہو گا جس کی رقم زیادہ ہو۔

[24] **[3-اے۔ یکم جولائی 2003 کو یا اس کے بعد کی گئی منتقلیوں کا اثر -** اس ایکٹ کے تحت ٹیکس ادا کرنے کا پابند کوئی شخص، یکم جولائی 2003 کو یا اس کے بعد اپنی اراضی یا اس کا کوئی حصہ اپنی بیوی یا اٹھارہ سال سے کم عمر کسی بھی وارث کو منتقل کرنے پر ٹیکس کی ادائیگی کا ایسے ہی پابند رہے گا جیسے ایسا کوئی انتقال ہوا ہی نہ ہو:

---

[20] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (دوسری ترمیم) آرڈیننس، 2002 (XXXVIII بابت 2002) حذف کیا گیا، یکم جولائی، 2002 سے مؤثر ہوا، ایس۔3؛ اور مورخہ 8 جولائی، 2002 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذ العمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

[21] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (دوسری ترمیم) آرڈیننس، 2001 (VIII بابت 2001) بدل دیا گیا، یکم جولائی، 2000 سے مؤثر ہوا، ایس۔3؛ اور مورخہ 4 جولائی، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1161 تا 1168 پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذ العمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

[22] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (ترمیم) آرڈیننس، 2002 (XXXVIII بابت 2002) الفاظ، بریکٹوں، عدد اور کومہ "جو ذیلی سیکشن (2) کے تحت اپنی کل زرعی آمدن کا گوشوارہ جمع کروانے کا پابند ہے " کو حذف کیا گیا، یکم جولائی، 2002 سے مؤثر ہوا، ایس۔2؛ اور مورخہ 8 جولائی، 2002 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذ العمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

[23] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (دوسری ترمیم) آرڈیننس، 2001 (VIII بابت 2001) اضافہ کیا گیا، یکم جولائی، 2000 سے مؤثر ہوا، ایس۔3؛ اور مورخہ 4 جولائی، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1161 تا 1168 پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذ العمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

[24] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (ترمیم) ایکٹ، 2003 (VIII بابت 2003) اضافہ کیا گیا، یکم جولائی، 2003 سے مؤثر ہوا، ایس۔2؛ اور مورخہ 9 جون، 2003 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1017 تا 1018 پر شائع ہوا۔

تاہم اُس کے اٹھارہ سال سے کم عمر ورثا میں سے کسی کو اراضی یا اس میں مفاد پر ٹیکسوں کی ادائیگی کے لیے منتقل کردہ ذمہ داری وارث کے اٹھارہ سال کا ہو جانے پر ختم ہو جائے گی۔

وضاحت - یہ طے کرنے کے لیے آیا کہ مُنتقل الیہ اس سیکشن کے معنوں میں وارث ہے یا نہیں، مالک کی جائیداد کی وراثت، منتقلی کے وقت پر جاری متصور ہو گی۔

[25] [3بی۔ **انکم ٹیکس گوشوارے کی بنیاد پر ٹیکس** - سیکشن 3 کی دفعات کے باوجود اگر کسی شخص نے کسی تشخیصی سال کے لیے انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 (XLIX بابت 2001) کے تحت جمع کرائے گئے گوشوارے میں زرعی آمدن ظاہر کی ہو تو وہ شخص ایسی آمدن پر دوسرے شیڈول میں مقرر کردہ شرح کے مطابق ٹیکس ادا کرے گا۔]

4۔ ٹیکس کی تشخیص اور وصولی - (1) ٹیکس کا، کلکٹر کی جانب سے تجویز کردہ طریقِ کار کے مطابق تخمینہ لگایا جائے گا اور وصول کیا جائے گا۔

(2) ایک سے زائد پٹوار حلقے میں مالک کے اراضی رکھنے کے حوالے سے تشخیص کی صورت میں، مالک پنجاب میں اس اراضی کے محلِ وقوع کے حوالے سے مجوّزہ انداز میں گوشوارہ جمع کروائے گا۔

[26] [(3) ہر شخص-

(اے) جس کی مجموعی زرعی آمدنی یا کسی دیگر شخص کی مجموعی زرعی آمدنی جس کے حوالے سے وہ اس ایکٹ کے تحت قابلِ تشخیص ہے، آمدن کے سال کے لیے، (بعد ازاں مذکورہ آمدنی کے سال کے طور پر حوالہ دیا گیا) اس ایکٹ کے تحت قابلِ ٹیکس نہ ہونے والی زیادہ سے زیادہ رقم سے بڑھ جاتی ہے؛ یا

(بی) جس نے خود یا کسی دیگر شخص نے جس کے حوالے سے وہ اس ایکٹ کے تحت قابلِ تشخیص ہے مذکورہ آمدنی کے سال کے دوران درج ذیل پیمائش کی زمین کاشت کی ہے-

(i) پچاس ایکڑ یا اس سے زائد آبپاش اراضی؛ یا

(ii) ایک سو ایکڑ یا اس سے زائد غیر آبپاش اراضی؛ یا

---

[25] بذریعہ پنجاب مالیات {فنانس} ایکٹ، 2013 (XVI بابت 2013) شامل کیا گیا؛ یکم جولائی، 2013 ایس۔6 سے مؤثر ہوا؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں مؤرخہ 29 جون، 2013 کو صفحات 3075 تا 3078 پر شائع ہوا۔

[26] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (ترمیم) آرڈیننس، 2002 (XXXVIII بابت 2002) بدل دیا گیا، یکم جولائی، 2002، ایس۔4 سے مؤثر ہوا؛ اور مؤرخہ 8 جولائی، 2002 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات، پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذ العمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا جسے قبل ازیں بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (ترمیم) آرڈیننس، 2000 (I بابت 2000) اضافہ کیا گیا، یکم جولائی، 2000، ایس-4 سے مؤثر ہوا اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں مؤرخہ 30 جون، 2000 کو صفحات 577 تا 581 پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذ العمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

(iii) ایک ایکڑ آبپاش اراضی دو ایکڑ غیر آبپاش اراضی کے مساوی شمار کرتے ہوئے آبپاش اور غیر آبپاش اراضی جس کا مجموعی رقبہ آبپاش اراضی کے پچاس ایکڑ یا اس سے زائد ہو،

اپنی مجموعی زرعی آمدنی یا ایسے دیگر شخص، جو بھی صورت ہو، کی زرعی آمدنی کا گوشوارہ مجوّزہ فارم اور مقررہ تاریخ پر مذکورہ آمدنی کے سال کے لیے جمع کروائے گا۔]

[27] [(4) کلکٹر کی جانب سے گوشوارے کی بنیاد پر کوئی تشخیص اس تشخیصی سال کے بعد دو سال گزر جانے کے بعد نہیں کی جائے گی جس میں مجموعی زرعی آمدنی پہلے قابل تشخیص تھی۔]

[28] [**4-اے۔ زرعی آمدن کا شمار -** مشخص الیہ کی زرعی آمدنی کے شمار کے لیے مندرجہ ذیل الاؤنسز اور کٹوتیاں کی جائیں گی، یعنی:-

(اے) درج ذیل کے لیے مزدوروں کی مد میں کیا گیا کوئی خرچ-

(i) زمین کی کاشتکاری؛

(ii) بیج بونا؛

(iii) ہل چلانا/ شجرکاری؛

(iv) نگہداشت / کانٹ چھانٹ؛

(v) پیداوار کو منڈی لے جانے کے موافق بنانا؛

(vi) کوئی دیگر زراعتی کام؛

(بی) درج ذیل کی خرید پر ہونے والا کوئی خرچ-

(i) بیج؛

(ii) کھاد اور کیڑے مار ادویات؛

(سی) درج ذیل پر ہونے والا کوئی خرچ-

---

[27] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (دوسری ترمیم) آرڈیننس، VIII)2001 بابت 2001) اضافہ کیا گیا، یکم جولائی، 2000، ایس۔4 سے مؤثر ہوا؛ اور مؤرخہ 4 جولائی، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1161 تا 1168 پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذالعمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

[28] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (دوسری ترمیم) آرڈیننس، VIII)2001 بابت 2001) شامل کیا گیا، یکم جولائی، 2000، ایس۔5 سے مؤثر ہوا؛ اور مؤرخہ 4 جولائی، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1161 تا 1168 پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذالعمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

(i) زرعی آمدنی حاصل کرنے کے لیے استعمال ہونے والے جانور، ٹریکٹر، زرعی مشینری اور آلات کرایے پر لینا اور ؛

(ii) آبی گزرگاہوں کی مرمت اور دیکھ بھال؛

(ڈی) درج ذیل پر ہونے والا کوئی خرچ۔

(i) زرعی پیداوار کی کٹائی؛

(ii) زرعی پیداوار کی بازار کاری ؛

(ای) درج ذیل کی مد میں ادا کی گئی کوئی رقم۔

(i) عُشر؛

(ii) مقامی محصول اور دیگر محصولات؛

(iii) آب پاشی کے نرخ (آبیانے)؛

(iv) زراعت کے لیے استعمال ہونے والے ٹیوب ویلوں اور لفٹ پمپوں کے حوالے سے بجلی کے بل؛

(v) زراعت کے لیے استعمال ہونے والے ٹیوب ویلوں اور لفٹ پمپوں کے حوالے سے ایندھن کے اخراجات؛

(vi) زراعت کے لیے استعمال ہونے والی اراضی کا لگان؛

(vii) زرعی قرضوں کا حصول؛

(viii) زرعی قرضوں پر منافع؛

(ایف) زرعی آمدنی حاصل کرنے کے مقاصد کے لیے استعمال کی جانے والی اور مشخص الیہ کے زیرِ ملکیت ایسی عمارات، مشینری اور پلانٹ کی تخفیفِ قدر کے حوالے سے کتابی مالیت کے 15 فی صد کی شرح پر الاؤنسز؛ اور

(جی) زرعی مقاصد کے لیے مکمل طور پر اور خصوصی طور پر کیا گیا یا ظاہر کیا گیا کوئی دیگر خرچ جو مشخص الیہ کے ذاتی اخراجات یا اخراجاتِ سرمایہ کی نوعیت کا نہ ہو ۔

4-بی۔ الاؤنسز کا آمدن میں سے کٹوتی تصور ہونا - اس ایکٹ کے تحت قابلِ قبول کوئی الاؤنس زرعی آمدنی میں شامل ہوں گے لیکن اس ایکٹ کے تحت مشخص الیہ کی جانب سے قابلِ ادا ٹیکس شمار کرنے کے مقصد کے لیے ایسی آمدنی سے منہا کیے جا سکتے ہیں۔

4-سی۔ متوفی شخص کی صورت میں واجبات - (1) جب کوئی شخص مر جائے تو اس کے قانونی نمائندگان وہ ٹیکس متوفی کے طریقِ کار اور اسی کی حد تک ادا کرنے کے مستوجب ہوں گے جو اگر متوفی زندہ ہوتا تو ادا کرتا۔

(2) متوفی کی زرعی آمدنی کی تشخیص کرنے کے مقصد اور ٹیکس کی وصولی کے لیے۔

(اے) متوفی کی وفات سے پہلے اس کے خلاف کی گئی کوئی کارروائی قانونی نمائندگان کے خلاف کی گئی متصور ہوگی اور یہ متوفی کی وفات کی تاریخ سے قانونی نمائندگان کے خلاف جاری رکھی جاسکتی ہے؛اور

(بی) کوئی کارروائی جو اگر متوفی زندہ ہوتا تو اس کے خلاف کی جاتی، اس کے قانونی نمائندگان کے خلاف کی جائے گی،

اور اس ایکٹ کی تمام دفعات جہاں تک ہوسکے اس کے مطابق لاگو کی جاسکتی ہیں۔

(3) متوفی کے قانونی نمائندگان اس ایکٹ کے مقاصد کے لیے مشخص الیہ متصور ہوں گے۔

وضاحت - اس سیکشن کے مقاصد کے لیے "قانونی نمائندگان" میں تعمیل کنندہ، منتظم اور متوفی کی املاک کا انتظام چلانے والا کوئی شخص شامل ہے۔

4-ڈی۔ مشخص الیہ کی نمائندگی کرنے والے ایجنٹوں کے واجبات - ہر ایجنٹ اس زرعی آمدنی کے حوالے سے جس کے لیے وہ ایجنٹ مقرر کیا گیا ہے یا سمجھا گیا ہے، اس ایکٹ کے مقاصد کے لیے مشخص الیہ متصور کیا جائے گا اور مشخص الیہ کی حیثیت سے عائد ہونے والے فرائض اور واجبات کے تابع ہوگا، اور اس آمدنی کے حوالے سے اپنے نام پر تشخیص کا مستوجب ہوگا۔

(2) ہر شخص جو اس ایکٹ کے تحت کوئی ٹیکس ادا کرتا ہے، ایسا ادا کیا گیا ٹیکس اس شخص، جس کے ضمن میں وہ {ٹیکس} ادا کیا گیا ہے سے وصول کرنے، یا اس کے قبضے میں موجود یا کسی بھی وقت اس کے قبضے میں آنے والی مذکورہ شخص سے متعلقہ یا واجب الوصول کسی رقم میں سے مساوی رقم اپنے پاس رکھنے کا پابند ہوگا۔

(3) اس ایکٹ میں کچھ بھی اس شخص کی جس کے ضمن میں یا جس کے مفاد کے لیے ایسی آمدنی قابل وصول ہے براہِ راست تشخیص یا ایسی آمدنی کے حوالے سے اُس شخص سے قابل ادا ٹیکس کی وصولی نہیں روکے گا۔

وضاحت - اس سیکشن کے مقاصد کے لیے "ایجنٹ" میں درج ذیل شامل ہیں-

(i) نابالغ، فاترالعقل یا ضعیف العقل کی آمدنی کے حوالے سے سرپرست یا منیجر جو ایسے نابالغ، فاترالعقل یا ضعیف العقل کے ضمن میں یا ان کے بجائے ایسی آمدنی وصول کرنے کا مستوجب ہے؛

(ii) آمدنی کے حوالے سے جو عدالتِ نابالغان، ایڈمنسٹریٹر جنرل، سرکاری متولی یا عدالت کے کسی حکم سے یا اس کے تحت مقرر کردہ کوئی وصول کنندہ یا منیجر وصول کرتا ہے یا کسی شخص کے مفاد کے لیے، یا اس کے ضمن میں ایسی عدالتِ نابالغان، ایڈمنسٹریٹر جنرل، سرکاری متولی، وصول کنندہ یا منیجر کے ضمن میں وصول کرنے کا مستوجب ہے؛اور

(iii) آمدنی کے حوالے سے، جو تحریری دستاویز کی باضابطہ تکمیل سے ظاہر کردہ ٹرسٹ کے تحت مقرر متولی خواہ وصیت کے ذریعے یا بصورتِ دیگر، بشمول مسلمان وقف توثیقی ایکٹ 1913 (VI بابت 1913) کے تحت مؤثر کوئی وقف دستاویز وصول کرتا ہے یا کسی شخص، ایسے متولی یا متولیان کے ضمن میں یا مفاد کے لیے وصول کرنے کا مستوجب ہو۔

5۔ **رقم کی واپسی -** ٹیکس کی واپسی جہاں واجب الادا رقم ہو مجوّزہ انداز میں ادا کی جائے گی۔

6۔ **اکاؤنٹس کو باقاعدہ رکھنا -** ٹیکس کے مطالبے اور وصولی کے حوالے سے اکاؤنٹس کو مجوّزہ انداز میں باقاعدہ رکھا جائے گا۔

7۔ **ایکٹ XVII بابت 1967 کا اِطلاق** - (1) اس ایکٹ کی دیگر دفعات کے تحت پنجاب مالیہ اراضی ایکٹ، 1967 (XVII بابت 1967) کے سیکشن 13 اور 14 کی دفعات اس ایکٹ کے تحت معاملات میں لاگو ہوں گی۔

(2) اپیل، نظرِ ثانی یا نگرانی کے مقاصد کے لیے، اس ایکٹ کے تحت جاری کردہ حکم پنجاب مالیہ اراضی ایکٹ، 1967 (XVII بابت 1967) کے سیکشن 161، 162، 163 اور 164 کے مفاہیم میں ریونیو آفیسر کا جاری کردہ حکم متصور ہوگا۔[29][:]

[30] [تاہم ہر آمدنی کے سال کے حوالے سے حکم کی ازخود نظر ثانی یا نگرانی کی کارروائیوں کا آغاز اس تشخیصی سال کے اختتام سے دو سال مکمل ہونے کے بعد نہیں کیا جائے گا جس میں مذکورہ آمدنی کے سال کی مجموعی زرعی آمدنی پہلی مرتبہ قابل تشخیص تھی۔]

[31] [8۔ **گوشوارہ وغیرہ جمع کروانے میں ناکامی پر جُرمانہ** - (1) جب کوئی شخص کسی معقول عُذر کے بغیر، اُس مقصد کے لیے دیے گئے وقت میں تفصیل یا سیکشن 4 کے تحت گوشواہ، جو بھی صورت ہو، پیش کرنے میں ناکام رہے تو کلکٹر اُس شخص پر نادہندگی کے ہر دن کے لیے پچیس روپے کا جُرمانہ عائد کرے گا جو زیادہ سے زیادہ ایک ہزار روپے ہو سکتا ہے۔

(2) ایسے مشخص الیہ کو شنوائی کا موقع فراہم کیے بغیر ذیلی سیکشن (1) کے تحت اُس پر کوئی جُرمانہ عائد نہیں کیا جائے گا۔

[32] [9۔ **کاشتہ اراضی وغیرہ کے اخفا پر جُرمانہ** - (1) جہاں اس ایکٹ کے تحت کسی کارروائی کے دوران کلکٹر یا اپیلٹ یا نظرِ ثانی کرنے والی اتھارٹی مطمئن ہو کہ کسی [33] [مشخص الیہ] نے مذکورہ کارروائی میں یا اس محصولاتی سال کے حوالے سے تشخیص کے متعلق کسی سابقہ کارروائی میں

---

[29] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (دوسری ترمیم) آرڈیننس، 2001 (VIII بابت 2001) بدل دیا گیا، یکم جولائی، 2000، ایس۔6 سے مؤثر ہوا؛ اور مؤرخہ 4 جولائی، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1161 تا 1168 پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذالعمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

[30] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (دوسری ترمیم) آرڈیننس، 2001 (VIII بابت 2001) اضافہ کیا گیا، یکم جولائی، 2000، ایس۔6 سے مؤثر ہوا؛ اور مؤرخہ 4 جولائی، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1161 تا 1168 پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذالعمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

[31] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (دوسری ترمیم) آرڈیننس، 2001 (VIII بابت 2001) بدل دیا گیا، یکم جولائی، 2000 کو ایس-7 سے مؤثر ہوا؛ اور مؤرخہ 4 جولائی، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1161 تا 1168 پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذالعمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا جسے قبل ازیں بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (دوسری ترمیم) آرڈیننس، 2000 (I بابت 2000) بدل دیا گیا تھا اور مؤرخہ یکم جولائی، 2000 کو ایس-5 سے مؤثر ہوا اور مؤرخہ 30 جون، 2000 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 577 تا 581 پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذالعمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

[32] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (دوسری ترمیم) آرڈیننس، 2000 (I بابت 2000) بدل دیا گیا، یکم جولائی، 2000 کو، ایس۔6 سے مؤثر ہوا؛ اور مؤرخہ 30 جون، 2000 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 577 تا 581 پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذالعمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

اپنی کاشتہ ارضی چھپائی ہے یاایسی کاشتہ ارضی کی غیر مستند تفصیلات پیش کی ہیں یاایسی آمدنی کی غیر مستند تفصیلات پیش کی ہیں، جو بھی صورت ہو، تووہ ایسے [34] [مشخص الیہ] پراس ٹیکس کی رقم کے مساوی جُرمانہ عائد کرے گا جو مذکور [35] [مشخص الیہ] کو کاشتہ ارضی کے اخفایاایسی کاشتہ ارضی کی غیر مستند تفصیلات پیش کرنے یااس کے زرعی آمدنی سے اخفایامذکورہ بالا آمدنی کی غیر مستند تفصیلات پیش کرنے سے بچنے کے لیے درکار ہو۔

(2) ذیلی سیکشن (1) کے مقاصد کے لیے کاشتہ ارضی کے اخفایاکاشتہ ارضی کی غیر مستند تفصیلات پیش کرنے، زرعی آمدنی کے اخفایاایسی آمدنی کی غیر مستند تفصیلات پیش کرنے میں ٹیکس کی مستوجب کسی کاشتہ ارضی کے حوالے سے معلومات کا اخفایازرعی آمدنی سے حاصل ہونے والی کسی شے کا اخفایااس ایکٹ کے تحت واجب الادا زرعی آمدنی ظاہر کرنے میں ناکامی یااصل میں نہ کیے گئے کسی خرچ کو ظاہر کرنے یاا س کی کٹوتی کا دعویٰ، جو بھی صورت ہو، شامل ہیں۔]

[36] [(3) اس سیکشن کے تحت مشخص الیہ کو شنوائی کا موقع فراہم کیے بغیر اُس پر کوئی جُرمانہ عائد نہیں کیا جائے گا۔]

[37] [10۔ **ٹیکس کی عدم ادائیگی پر جُرمانہ** - (1) جب مشخص الیہ کسی ٹیکس کی ادائیگی کرنے میں ناکام رہے تو کلکٹر اس پر نادہندگی کی مدت کے لیے زائد المیعاد ٹیکس کی رقم کے پانچ فی صد سالانہ کی شرح پر جُرمانہ عائد کرے گا:

تاہم اس سیکشن کے تحت عائد کردہ جُرمانے کی مجموعی رقم، ایسے جُرمانے کی رقم کے پچاس فی صد سے زائد نہ ہوگی۔

---

[33] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (دوسری ترمیم) آرڈیننس، 2001 (VIII بابت 2001) لفظ "مالک" کے لئے بدل دیا گیا، یکم جولائی، 2000 کو، ایس۔8 سے مؤثر ہوا؛ اور مورخہ 4 جولائی، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1161 تا 1168 پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذ العمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

[34] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (دوسری ترمیم) آرڈیننس، 2001 (VIII بابت 2001) لفظ "مالک" کے لئے بدل دیا گیا، یکم جولائی، 2000 کو، ایس۔8 سے مؤثر ہوا؛ اور مورخہ 4 جولائی، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1161 تا 1168 پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذ العمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

[35] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (دوسری ترمیم) آرڈیننس، 2001 (VIII بابت 2001) لفظ "مالک" کے لئے بدل دیا گیا، یکم جولائی، 2000 کو، ایس۔8 سے مؤثر ہوا؛ اور مورخہ 4 جولائی، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1161 تا 1168 پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذ العمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

[36] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (دوسری ترمیم) آرڈیننس، 2001 (VIII بابت 2001) اضافہ کیا گیا، یکم جولائی، 2000 کو، ایس۔8 سے مؤثر ہوا؛ اور مورخہ 4 جولائی، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1161 تا 1168 پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذ العمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

[37] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (دوسری ترمیم) آرڈیننس، 2001 (VIII بابت 2001) بدل دیا گیا، یکم جولائی، 2000 کو ایس۔9 سے مؤثر ہوا؛ اور مورخہ 4 جولائی، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1161 تا 1168 پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذ العمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

(2) ذیلی سیکشن (1) کے تحت کوئی جرمانہ مشخص الیہ کو شنوائی کا معقول موقع فراہم کیے بغیر عائد نہیں کیا جائے گا۔]

[38] [10-اے۔ **اختیارِ سماعت کا امتناع** - کسی دیوانی عدالت کو اس ایکٹ کے تحت عائد کردہ ٹیکس کی تشخیص یا وصولی کے متعلق کسی طریقِ کار میں دائرۂ اختیار حاصل نہیں ہوگا اور کسی اتھارٹی کی جانب سے پاس کیا گیا کوئی حکم یا کی گئی کوئی کارروائی کسی دیوانی عدالت میں چیلنج نہیں کی جائے گی۔

11۔ **قواعد** - حکومت اس ایکٹ کے مقاصد کے حصول کے لیے قواعد وضع کر سکتی ہے۔

12۔ **تنسیخ** -[39][***] پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس آرڈیننس 1997 (XXII بابت 1997) اِس {ایکٹ} کے ذریعے منسوخ کیا جاتا ہے۔

[40] [* * * * * * * * * * * * *]

---

[38] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (دوسری ترمیم) آرڈیننس، 2001 (VIII بابت 2001) شامل کیا گیا، یکم جولائی، 2000 کو ایس۔10 سے مؤثر ہوا؛ اور مؤرخہ 4 جولائی، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1161 تا 1168 پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذ العمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

[39] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (دوسری ترمیم) آرڈیننس، 2001 (VIII بابت 2001) بریکٹوں اور اعداد "(1)" کو حذف کر دیا گیا اور یکم جولائی، 2000 کو ایس۔11 سے مؤثر ہوا؛ اور مؤرخہ 4 جولائی، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1161 تا 1168 پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذ العمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

[40] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (دوسری ترمیم) آرڈیننس، 2001 (VIII بابت 2001) خارج کر دیا گیا، یکم جولائی، 2000 کو ایس۔11 سے مؤثر ہوا؛ اور مؤرخہ 4 جولائی، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1161 تا 1168 پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذ العمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

[41]پہلا شیڈول

[(دیکھیے سیکشن 3 (1)]

1۔ **تیار باغات کے علاوہ ایک ایکڑ آبپاش اراضی کو دو ایکڑ غیر آبپاش اراضی کی طرح فرض کرتے ہوئے آبپاش اراضی کے طور پر شمار کردہ مجموعی کاشتہ اراضی کا درجہ۔**	**ٹیکس کی شرح فی ایکڑ**
[42] [(i) 12½ ایکڑ تک	صفر
(ii) ½ 12 ایکڑ سے زائد لیکن 25 ایکڑ تک	150 روپے
(iii) 25 ایکڑ سے زائد	250 روپے]
2۔ **تیار باغات۔**	
(i) آبپاش	300 روپے فی ایکڑ
(ii) غیر آبپاش	150 روپے فی ایکڑ]

---

[41] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (دوسری ترمیم) آرڈیننس، 2002(XXXVIII بابت 2002) بدل دیا گیا، یکم جولائی، 2002 کو ایس۔5 سے مؤثر ہوا؛ اور مؤرخہ 8 جولائی، 2002 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذالعمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

[42] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (ترمیم) ایکٹ، 2003(VIII بابت 2003) بدل دیا گیا، یکم جولائی، 2003 کو ایس۔3 سے مؤثر ہوا؛ اور مؤرخہ 9 جون، 2003 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1017 تا 1018 پر شائع ہوا۔

[43][دوسرا شیڈول

[(دیکھیے [44][سیکشن 3 (3)]]

مجموعی زرعی آمدنی پر ٹیکس کی شرح

مجموعی زرعی آمدنی پر ٹیکس کی شرح درج ذیل طرح سے ہوگی:-	ٹیکس کی شرح فی ایکڑ
(1) جب مجموعی آمدنی 100,000 روپے سے زائد نہ ہو؛	مجموعی آمدنی کا 5 فی صد
(2) جہاں مجموعی آمدنی 100,000 روپے سے زائد ہو لیکن 200,000 روپے سے زائد نہ ہو۔	5000 روپے، مع 100,000 روپے سے زائد رقم کا 7½ فی صد
(3) جہاں مجموعی آمدنی 200,000 روپے سے زائد ہو- لیکن 300,000 روپے سے زائد نہ ہو۔	12500 روپے مع 200,000 روپے مع زائد رقم کا 10 فی صد
(4) جب مجموعی آمدنی 300,000 روپے سے زائد ہو؛	22500 روپے مع 300,000 روپے سے زائد رقم کا 15 فی صد

تاہم مذکورہ بالا آمدنی کے پہلے اَسی ہزار روپے پر کوئی ٹیکس قابل ادا نہیں ہوگا۔]

---

[43] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (دوسری ترمیم) آرڈیننس، 2000 (I بابت 2000) بدل دیا گیا، یکم جولائی، 2000 کو ایس۔7 سے مؤثر ہوا؛ اور مؤرخہ 30 جون، 2000 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 577 تا 581 پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذ العمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔

[44] بذریعہ پنجاب زرعی آمدن پر ٹیکس (دوسری ترمیم) آرڈیننس، 2001 (VIII بابت 2001) الفاظ، اعداد اور بریکٹوں "سیکشن (2)3" کو بدل دیا گیا، یکم جولائی، 2000 کو ایس۔13 سے مؤثر ہوا؛ اور مؤرخہ 4 جولائی، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1161 تا 1168 پر شائع ہوا جسے عبوری آئینی آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو حکم نمبر 1 بابت 1999) کے تحت محفوظ کیا گیا اور نافذ العمل رہا جس میں عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 9 بابت 1999) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 270 اے اے کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی اور آئین (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، 2010 کے ذریعے بدل دیا گیا تھا۔